﴾ اسلامُ علیکم ﴿

دیوبندیو جواب دو

دیوبندی ملا کی طاقت نبیءکریم سے بھی زیادہ؟

تصویر کا ایک رخ......

دیوبندیوں سے اِن کی ویب سائٹ پر ایک سوال ہوا۔ کہ آیا نبیءکریم اپنی قبر سے باہر آسکتے ہیں یا نہیں؟ جس کا جواب دیوبندی ملا نے یہ دیا کہ نبیءکریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر سے کہیں آ جا نہیں سکتے۔

تصویر کا دوسرا رخ......

۱۔ ارواحِ ثلثہ نامی کتاب میں دیوبندی ملا قاسم نانوتوی کا ایک قصہ لکھا ہے۔ کہ یہ مولوی صاحب مرنے کے بعد اپنی قبر سے اپنے جسم کے ساتھ اُٹھ کر دارالعلوم دیوبند مے تشریف لے آتے ہیں۔

۲۔ اشرف السوانح نامی کتاب میں تھانوی کے دادا ابو کا قصہ لکھا ہے کے یہ موصوف اپنی قبر سے نہ صرف اُٹھ کر آتے ہیں بلکہ اپنی بیگم صاحبہ کے لئے مٹھائی کا ڈبہ بھی لے کر آتے ہیں

سوچنے کا مقام

پتا نہیں یہ دو واقعات لکھتے ہوئے دیوبندی ملاؤں کی عقل گھاس چرنے چلی گئی تھی۔ اپنے اِن دو مولویوں کی جھوٹی عزت بنانے کے لئے انہوں نے نبی ءکریم کی عزت کا بھی خیال نہ کیا۔ ایک طرف تو نبی ءکریم کی ذات پر یہ لوگ پابندیاں لگا رہے ہیں کہ آپ اپنی قبر انور سے کہیں آ جا نہیں سکتے اور دوسری طرف بے غیرتی اور بے شرمی کی اِنتہا کر دی۔ اِن کے مولوی اپنی قبر سے نہ صرف اُٹھ کر آ رہے ہیں بلکہ مٹھائی بھی لا رہے ہیں۔ پتا نہیں اِن کے مولوی صاحب نے قبر میں حلوائی کی دکان کھول لی تھی۔

کیا یہ نبی ءکریم کی شان کو کم کرنا نہیں ہے؟ کیا اِن کے مولوی کی طاقت نبی ءکریم سے بھی زیادہ ہے؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

Darul Ifta Darul Uloom Urdu Magazine Arabic Magazine News

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند مجلۃ الداعی ماہنامہ دارالعلوم خبریں

Darul Ifta
Darul Uloom Deoband - India



دارالافتاء
دارالعلوم دیوبند، انڈیا

[Back] Print Email

عقائد و ایمانیات | اسلامی عقائد

Pakistan | Question: 6502

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کا علم تھا؟ (۲) کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں او رکہیں بھی آجا سکتے ہیں ہمارے بریلوی بھائی یہی کہتے ہیں؟ اگر نہیں تو بریلوی ثابت کرتے ہیں۔ برائے مہربانی بالکل غیر جانب دار ہوکر اورتفصیل سے جواب دیجئے گا اورمیری رہنمائی کیجئے گا۔ (۳) ہندو کا پرساد کھانا جائز ہے اور نیاز کھانا جائز نہیں ہے؟ آپ کی اسی ویب سائٹ پر ایک فتوی میری نظر سے گزرا ہے۔ برائے کرم اس کی وضاحت کریں۔

19 Aug, 2008 | Answer: 6502

فتوی: 688=688/ م

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب کلی حاصل نہیں تھا، یعنی جمیع ما کان ومایکون کے ذرے ذرے کا علم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں تھا، بلکہ جب جب جن باتوں کی خبر بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی، صرف انہی باتوں کا علم تھا۔
(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات قبر میں حیاتِ برزخی ہے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں آجا نہیں سکتے۔ بریلوی حضرات کیا ثابت کرتے ہیں اورکہاں سے ثابت کرتے ہیں؟
(۳) اگر ایسا کوئی فتویٰ دیا گیا ہو تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہندو کا پرساد اگر دیوی، دیوتاؤں کے نام چڑھایا ہوا نہیں ہے تو کھانا جائز ہے، اور نیاز، غیر اللہ کے نام پر چڑھایا ہوا ہے تو اس کا کھانا ناجائز ہے۔ یہ فتوی حوالہ سمیت پورا نقل کرنا چاہیے تھا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند

مجموعہ رسائل

ارواحِ ثلاثہ

(المعروف)

یعنی

حکایاتِ اولیاء

امیر الروایات حضرت مولانا امیر شاہ خان

روایات الطیب حضرت مولانا
قاری محمد طیب

اشرف التنبیہ و حاشیہ حضرت مولانا
شاہ اشرف علی تھانوی

الناشر
مکتبۃ الحسن

کا ایک وعظ سہارنپور میں ہوا جس میں مولانا محمد مظہر صاحب نانوتوی بھی شریک تھے اور ختم وعظ پر فرمانے لگے کہ بھلا اُن کے ہوتے ہوئے کوئی واعظ وعظ کہکر کیا ایسی تیسی کھائے گا۔ یہ علوم کہاں سے لائیگا اور یہ اثر کہاں سے آئیگا۔

حکایت (۲۴۷) حضرت عم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم نے فرمایا کہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی اور مولوی فخر الحسن صاحب گنگوہی میں باہم معاصرانہ چشمک تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مخاصمہ اور منازعہ کی صورت اختیار کرلی۔ اور مولانا محمود حسن صاحب گو اصل جھگڑے میں نہ شریک تھے نہ انھیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی۔ مگر صورتِ حالات ایسی پیش آئی کہ مولانا بھی بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جُھک گئے اور یہ قصہ طول پکڑ گیا۔ اسی دوران میں ایک دن علی الصباح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمود حسن صاحب کو اپنے حجرہ میں بُلایا (جو دار العلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرہ کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا۔ مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا۔ اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہوگیا اور میرا لبادہ تربتر ہوگیا۔ اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہدو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔ بس میں نے یہ کہنے کے لئے بُلایا ہے۔ مولانا محمود حسن صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضرت میں آپکے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اسکے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

رواہ الترمذی

بموجب حدیث موصوف الاست بر غلبۂ معرفت احوال مومن محبوب

درحکم کاملین قلوب، وجماعۂ از صلحاء وقت منصبع بودند بر محبت حضرت حکیم الامت مجدد الملت
قطب الارشاد شیخ المشائخ مرشد العالم مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی حنفی چشتی صابری
امدادی سلمہ اللہ علام الغیوب بنابر مصلحت مذکور رسالۂ ملقب بلقب تاریخی سیرت اشرف زمانہ
۱۳۴۲ھ

مسمی بہ

اشرف السوانح

حصۂ اول

کہ مضامین ترکیبش مشیر است بمضامین المیلاد

بقلم احقر عزیز الحسن و افقر عبد الحق فرج اللہ عنہما الکروب و اماط عنہما العیوب و غفر لہما الذنوب

برعایت اختصار در سنہ ۱۳۴۵ھ نگاشتہ شد

باہتمام سید نور الحسن تھانوی

ناشر مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر یوپی

بسلسلہ گفتگو فرمایا کہ جس طرح تعلیم قالی ہوتی ہے حالی بھی ہوتی ہے۔ اور طوطی کا قصہ جو مثنوی شریف میں مذکور ہے بیان فرمایا کہ اس نے اپنے آپ کو مثل مردہ بنالیا جس میں دوسری طوطی کو اشارہ تھا کہ اگر وہ بھی اسی طرح اپنے آپ کو مردہ بنالے تو رہا ہوجائے۔

مرزا صاحب سے اس قصہ کو سننا تھا کہ فوراً پیر جی صاحب کا ذہن مجذوب صاحب کے کیل جلادینے کی طرف منتقل ہوگیا اور اس کا یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ یہ میرے لئے عملی تعلیم اس امر کی تھی کہ کسی ایسے بزرگ سے بیعت کرو جو سب تعلقات کو سوختہ کرچکا ہو اور اس شان کے بزرگ وہاں میرزا صاحب ہی تھے۔ بس یہ مطلب ذہن میں آتے ہی میرزا صاحب کے عشق کی آگ پیر جی صاحب کے دل میں بھڑک اٹھی اور بعد اصرار و انکار بسیار میرزا صاحب کے سلسلہ میں داخل ہوگئے۔

گو یہ مضمون طویل ہوتا چلا جارہا ہے لیکن احقر کی رائے ناقص میں "شرف نسب" کے عنوان کے تحت میں اگر خاندان کے بعض خاص خاص بزرگوں کے مہتم بالشان حالات و واقعات بھی نہ نقل کئے جائیں تو شرف نسب کے متعلق کافی بصیرت حاصل نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ حضرت والا کے پر دادا محمد فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک خاص واقعہ اور حضرت والا کے جد اعلیٰ حضرت سلطان شہاب الدین علی معروف بہ فرخ شاہ کابلی کا مختصر حال لکھنا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔

پر دادا صاحب تو کیرانہ اور شاملی کے درمیان جہاں پختہ سڑک ہے شہید ہوئے اور وہیں پر پیر سمار الدین صاحب کے مزار کے پاس دفن کئے گئے۔ اور شروع میں بہت عرصہ تک ان کا عرس بھی ہوتا رہا۔ کسی بارات میں تشریف لیجارہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آکر بارات پر حملہ کیا۔ ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے۔ انھوں نے ان ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر برسانا شروع کئے۔ چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر بے سر و سامانی تھی یہ مقابلہ میں شہید ہوگئے اور اس حدیث شریف کے مصداق ہوگئے من قتل دون مالہ فھو شہید من قتل دون مالہ فھو شہید ومن قتل دون اھلہ فھو شہید ومن قتل دون مظلمتہ فھو شہید (الطبرانی جمع الفوائد)

شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لاکر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کروگی تو اسی طرح روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں اس لئے ظاہر کردیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے ۱۲

حضرت والا کے جد اعلیٰ فرخ شاہ کابلی کا حال ثمرات سبحانیات وصیت سے مع حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

(آخری تازہ کاری (منگل, 22 دسمبر 2009 18:06

توجہ فرمائیں

محترم قارئیں ۔ اگر آَپ کو کسی کتاب/مضمون میں کوئی ٹائپنگ کی لفظی غلطی نظر آئے تو برائے کرم ہمیں فوراً **ایڈمن ایٹ اسلامی ایجوکیشن ڈاٹ کام** ای میل ایڈریس پر (کتاب/مضمون کانام بمع صفحہ نمبر) مطلع فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر خطا سے محفوظ فرمائے اور جو غلطی ہوئی اُسے معاف فرمائے ۔ آمین

ہمارے ہاں 358 مہمان آن لائن ہیں



